خلاصہ خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح

9 جولائی 2019ء 0 پڑھنے کے لئے 6 منٹ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05/جولائی 2019ءبمقام جلسہ گاہ جرمنی DM Arena کالسروئے (Karlsruhe)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 05/ جولائی 2019ء کو جلسہ گاہ جرمنی DM Arena کالسروئے (Karlsruhe) ،میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا ۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم سعید Gessler صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں میں سے جو ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر ملے، ایک بہت بڑا فضل اور انعام جلسہ سالانہ ہے۔جس کے ذریعے ہم اپنی روحانی،اخلاقی اور علمی بہتری کی کوشش کرسکتے ہیں۔ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے سامان کرسکتے ہیں۔ایک دوسرے کے حقوق اداکرکے،رنجشوں اور دوریوں کو قرب اور صلح میں بدل کر جلسے کے قیام کے مقصد کو پورا کرسکتے ہیں۔ احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد سارا سال جلسے کا انتظار کرتی ہے۔ اگلا کیلنڈر سال شروع ہوتے ہی

جلسے کی تیاریوں میں مزید تیزی آجاتی ہے۔ یہاں رہنے والوں کے ساتھ پاکستان سے نئے آنے والوں کو بھی بہت انتظار ہوتا ہے۔ وہ قانونی پابندیوں کی وجہ سے وہاں جلسے منعقد نہیں کرسکتے۔ ایک عرصے سے ان کو پتا ہی نہیں کہ جلسہ سالانہ کیا چیز ہے۔ جرمنی میں اب باہر سے آکر جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا شوق اور انتظار جلسے کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اس نیت سے جلسے میں شامل نہیں ہوتا تو اس کا جلسے کا انتظار بھی اور جلسے میں شامل ہونا بھی فضول اور لغو بات ہے۔ ماحول بے شک اثر ڈالتا ہے، لیکن ماحول کے اثر کو قبول کرنے کے لیے انسان کی اپنی کوشش کا بھی دخل ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جلسے پر آنے والوں کے لیے کی گئی دعاؤں کے مستحق بنیں۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لیے ہرگز اپنے مبائعین کو اکٹھا کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ علّتِ غائی جس کے لیے میں حیلہ نکالتا ہوں وہ اصلاحِ خلق اللہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اصلاح نہ کرنے والوں سے صرف بیزاری کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ کراہت کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ اگر ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کے بعد بھی دنیا کی محبت کو دل میں لیے بیٹھے ہیں ،اللہ اور رسولِ کریم ﷺ کی محبت اس دنیاوی محبت پر حاوی نہیں ہے تو تیس پینتیس یا چالیس ہزار کی حاضری کا کیا فائدہ ہے۔ چند دن پہلے رمضان ختم ہوا ہے جو روحانی اصلاح اور ترقی کا مہینہ تھا۔ اب ایک اور تین دن کا کیمپ ہے جس میں دینی اور علمی ترقی کے موقعے کے ساتھ عبادتوں اور ذکرِ الٰہی کا ماحول ہے۔ نوافل، تہجد اور ذکرِ الٰہی کا ایک اجتماعی رنگ ہے۔ اگر ہم اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر کب اور کس طرح فائدہ اٹھائیں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں سے بڑی توقعات وابستہ فرمائی ہیں۔ اس ماحول کا حقیقی فائدہ تب ہی ہوگا جب دنیا کی محبت اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ٹھنڈی ہوجائے۔ اس جلسے کے بعد دنیا کے کام بھی کرنے ہیں،لیکن اس تربیت اور شمولیت کا فائدہ تب ہی ہوگا کہ جب دنیا کے کاموں کے باوجود ،دین کو ہم دنیا پر مقدّم کریں گے۔ جلسے کے دنوں میں یہاں بازار بھی مہیا کیے گئے ہیں،سٹال بھی لگتے ہیں۔ لیکن جلسے میں شامل ہونے والے اور سٹال لگانے والے دونوں اس بات کا خیال رکھیں کہ بازاروں میں پھرنا، شاپنگ کرنا،اپنی چیزوں پر منافع حاصل کرنے کی کوشش کرنا دنیاداری ہے۔ اس سے خریدار اور دکان دار دونوں بچیں۔جلسے کی کارروائی خاص طور پر دونوں توجہ سے سنیں۔ وقفوں میں دونوں کا حق ہے کہ بازاروں میں جائیں لیکن بازاروں کا حق ادا کرنے کی

کوشش کریں۔ بازاروں کا حق یہ ہے کہ وہاں پھرتے ہوئے ایک دوسرے کو سلام کریں، ذکرِ الٰہی میں مصروف رہیں۔ دکانوں پر رش نہ کریں۔ دکان دار جائز منافعے سے اپنی چیزیں فروخت کریں۔ ناجائز منافع نہ کمائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے اس جماعت کو حقیقی معرفت، حقیقی تقویٰ اور طہارت دوبارہ قائم کرنے کے لیے بنانا چاہا ہے۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاؤ، اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تمام قسم کی نیکیاں بجالانا، خداتعالیٰ اور اس کے بندوں کے تمام قسم کے حقوق ادا کرنا اصل تقویٰ ہے۔ اس لحاظ سے اگر ہم جائزہ لیں تو خود ہی ہماری حالتیں ہمارے سامنے آجائیں گی۔ بعض لوگ جماعتی کاموں میں اچھے ہیں تو گھر پر بیوی بچّے ان سے تنگ ہیں۔ بعض گھروں کے حق ادا کر رہے ہیں تو عبادت کی طرف توجہ نہیں۔ بعض بظاہر عبادت کرنے والے ہیں تو معاشرے میں ایک دوسرے کا حق مارنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت شمار ہونے کے لیے ہر جہت اور ہر پہلو سے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جلسوں کا اہتمام نیکیوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ مقررین بھی اپنی تقریروں میں اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے کامل بندوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کرلیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ جو لوگ خداتعالیٰ سے سچا تعلق اور محبت پیدا کرلیتے ہیں وہ کسی حالت میں بھی خداتعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیوٹیاں دینے والوں کو بھی اپنی زبانیں ذکرِالٰہی سے تر رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ ہمیں فکر میں ڈالنے والے ہونے چاہئیں کہ آسمان پر میری جماعت تب شمار ہوگے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہیں احمدی ہونے کی وجہ سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور اس لیے وہ ہجرت کرکے یہاں آئے۔ پس ان سب باتوں کے باوجود اگر ہم اپنے عملوں کی کمی کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل نہ ہوں تو یہ کتنے گھاٹے کا سودا ہے۔ پس ان دنوں میں ہمیں یہ بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم ان لوگوں میں شمار نہ ہوں جن سے خداتعالیٰ راضی نہیں۔ جلسے کے دوران اور وقفوں میں اور رات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ دعا کریں اور عہد کریں کہ اے خدا ہم نیک نیت ہوکر

تیرے مسیح کے جاری کردہ اس جلسے میں شامل ہوئے جو یقیناً تیری خاص تائیدات اور علم سے جاری ہوا۔ پس تُو ہمیں اپنی تمام برکات سے متمتع فرما۔

حضرت مسیح موعودؑ نے افرادِ جماعت کے آپس میں تودّد و تعارف کوان جلسوں کا ایک مقصد قرار دیا ہے۔ جو اپنے بھائی سے خدا کی خاطر محبت کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بہت نوازتا ہے۔ پس ان دنوں کو آپس کی رنجشیں دُور کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کو شعائراللہ میں داخل فرمایا ہے۔ جو لوگ شعائراللہ کے تقدّس کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ کیا یہ ارشاد ہماری حالتوں کی عکاسی کرتا ہے،ہمارے عمل اس کے مطابق ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو قضاء میں، ملکی عدالتوں میں مقدمات جانے ہی نہیں چاہئیں۔پس کینوں اور رنجشوں سے بچتے ہوئے، اپنے دلوں سے میل نکال کر روحانی اور اخلاقی حالتوں میں انقلاب لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

عہدے داران اور ڈیوٹی دینے والوں کے اخلاقی معیار بہت بلند ہونے چاہئیں۔ جلسے کے ماحول میں صلح اور صفائی میں کارکنوں کو پہل کرنی چاہیے۔عہدے داروں کو اپنے آپ کو خادم سمجھنا چاہیے۔ ان میں برداشت کا مادہ زیادہ ہونا چاہیے۔

حضورِ انور نے افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار فرمایا کہ بعض عہدے داروں نے اپنے عہدوں کا خیال نہیں رکھا جس کی وجہ سے انہیں تبدیل بھی کرنا پڑا۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ جلسے کے ماحول میں ذکرِ الٰہی اور عاجزی میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور نظامِ جماعت کے بارے میں دلوں میں رنجش نہ لائیں۔ بیعت کے حق کی ادائیگی کی نسبت نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لیے ہےاور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لیے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ خداتعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں،خداتعالیٰ کی نظر میں آپ میں سعادت تھی جو خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطافرمائی۔ یہ پہلا قدم ہے،انتہا نہیں۔ اس کی انتہا کے حصول کے لیے اُس تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہےجو آپ کو دی گئی ہے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑکی ایک دعا پیش فرمائی جس میں آپؑ نے نہایت درد کے ساتھ خدا کے حضور جماعت پر رحمت کا ہاتھ لمبا رہنے کی التجا کی ہے۔ اس دعاکے دوسرے حصے میں آپؑ نےاللہ تعالیٰ سے منحرف ازلی بدبخت کو اپنی طرف سے بھی منحرف ہونے کی بھی دعا کی ہے۔ حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حالت سے بچائے، ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ فرمایاکہ جلسے کے بابرکت اور ہرقسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

☆...☆...☆